ربیع الاول

01 ربیع الاول 1446 ہجری/ 22 بھادوں 2081 بکرمی/ 06 ستمبر 2024

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد سے قبل پیشین گوئیاں

واعظ الجمعہ

وہ آنے والا ہے

بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مُرتب:

علامہ محمد عمران ساجد نوری

خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ بستی سیدن سائیں دیپالپور

+923007955519

حسب ارشاد
حضرت علامہ مولانا
پیر محمد اکبر علی نقشبندی
آستانہ عالیہ باغ علیہ السلام ہیبو شریف

وہ آنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

اللہ رب العزت جل شانہ وعم نوالہ کی حمد وثناء، تعریف وتوصیف کے بعد رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہِ عالیہ میں درودوسلام کانذرانہ عرض کرنے کے بعد، انتہائی واجب الاحترام، زوی الاحتشام، برادران اسلام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضراتِ گرامی قدر! اللہ رب العزت کافضلِ عظیم ہے کہ اس مالکِ کائنات نے ہمیں اپنے گھر میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائی، اسی طرح اللہ رب العزت ہمیں نمازِ پنج گانہ باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج جس عنوان پر گفتگو کرنے کا ارادہ ہے وہ ہے "وہ آنے والا ہے " یعنی رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل انبیاء کرام علیھم السلام اور دیگر راہبین کی پیشینگوئیاں کہ اللہ رب العزت کا آخری نبی ﷺ آنے والا ہے، اس موضوع پر چند گذارشات عرض کروں گا اللہ رب العزت میری زبان پہ کلمۃ الحق جاری فرمائے۔ آمین

حضرات گرامی قدر! اللہ رب العزت نے میرے آقا ﷺ کو جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے وہ کسی کو بھی نہیں عطا فرمایا۔ آپ دیکھئیے کہ جب رسول اللہ ﷺ عالمِ ارواح میں ہیں، بلکہ ابھی تک کائنات معرضِ وجود میں نہیں آئی اس وقت بھی میرے آقا ومولا حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ کا ذکر تھا، تو ایسا مرتبہ کس کا ہو سکتا ہے ؟ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مجدد دین وملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا واعلیٰ ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں　　شمع وہ لے کے آیا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل　　اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے　　دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
غم زدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے　　بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

حضرات گرامی قدر! عالمِ ارواح میں میرے آقا و مولا حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ کا ذکر کر کے میرے آقا ﷺ کو بتایا گیا بلکہ دکھایا گیا:

رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سورہ الم نشرح: 04 ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

اے محبوبِ گرامی! ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا۔ اب کتنا بلند کیا؟ یہ تو بلند کرنے والا جانتا ہے کہ کتنا بلند کیا۔ میں تو کہتا ہوں کہ جس قدر وہ مالکِ کائنات بلند ہے اس قدر اس نے اپنے محبوب کا ذکر بلند کیا ہے۔ حضرات گرامی قدر! عالمِ ارواح میں بھی میرے آقا و مولا حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ کا ذکر مبارک خود خدا نے کر کے بتایا لوگو! وہ آنے والا ہے۔ یا اللہ! کون آنے والا ہے؟ فرمایا کہ وہ میرا نبی خاتم النبیین آنے والا ہے، جس آمد پر نبوت کو تالا لگ جائے گا، نبوت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ جب میرا نبی آ جائے تو خبردار اپنا ہر کام چھوڑ کر میرے محبوب ﷺ پر ایمان لے آنا اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔ یہی بات اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بیان فرمائی۔

عالمِ ارواح میں بھی یہی نعرہ "وہ آنے والا ہے"

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

سورہ آل عمران: 81.82

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا: کیوں تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی: ہم نے اقرار کیا، فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

اللہ رب العزت نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کے ذکر کی بلکہ حضور ﷺ کے میلاد کی محفل سجائی، اور اس محفل میں کائنات کے جو سب سے بہترین انسان ہیں، کائنات کے جو سب سے معزز لوگ ہیں انہیں بلایا۔ اب پتہ چلا کہ میلاد النبی ﷺ کی محفل میں ہر ایک کو آنے کی اجازت نہیں ہوتی بلکہ خاص کو اجازت ہوتی ہے۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ

علیہ عارفِ کھڑی شریف فرماتے ہیں:

خاصاں دی گل عاماں اگے نہیں اے ضروری کرنی   مٹھی کھیر پکا کے محمد کتیاں اگے دھرنی

پھر سب سے اہم بات کہ اس محفل کا خطیب کوئی اور نہیں خود خالق کائنات ہے۔ پتہ چلا کہ محفل میلاد النبی ﷺ میں خطاب کیلئے کسی جاہل، فقط سریلا، پیشہ ور، من گھڑت قصے کہانیاں، بے بنیاد بات کرنے والا، علمائے ربانی پر طعن و تشنیع کرنے والے خطیب کا انتخاب کرنے کے بجائے ایسے خطیب کا انتخاب کریں کہ جو عوام الناس میں میلاد النبی ﷺ سنانے کے ساتھ ساتھ احکام النبی ﷺ بھی بیان کرے۔ اور اپنا سرمایا (پیسہ) جاہل، داڑھی منڈا، رنگ برنگی طرزوں میں نعت پڑھنے والے نوٹ خوروں پر نچھاور کرنے کے بجائے کسی عالم کی خدمت کریں یا کسی دینی مدرسہ کی خدمت کریں تاکہ صدقہ جاریہ بن کر مرنے کے بعد بھی اجر و ثواب ملتا رہے۔

حضرات گرامی قدر! اس آیت میں اللہ رب العزت نے کہا کہ اے گروہِ انبیاء علیہم السلام! یاد رکھو میرا ایک رسول آنے والا ہے، جب آجائے تو یاد رکھنا میرے رسول ﷺ کی شان یہ ہے کہ وہ تمہاری نبوت و رسالت کی بھی تصدیق کرے گا اور تمہاری کتابوں کی بھی تصدیق کرے گا۔ اے گروہِ انبیاء! یاد رکھنا جب میرا رسول ﷺ آجائے تو اس پر ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔ فرمایا کہ اے گروہِ انبیاء! ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ اور میں تمہارا گواہ بن جاتا ہوں۔

اور اب اس جلسے کے بعد کسی نے نافرمانی کی تو اس کے ساتھ نافرمانوں والا ہی سلوک کیا جائے گا۔

حضرات گرامی قدر! اب قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ جب کائنات معرضِ وجود میں نہیں آئی تھی اس وقت بھی "ورفعنا لک ذکرک" کے جلوے بھی تھے اور یہ نعرہ بھی تھا کہ "وہ آنے والا ہے"۔

حضرات گرامی قدر! اب آیئے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو دیکھیں ان کا نعرہ بھی یہی ہے کہ "وہ آنے والا ہے"۔

اعلانِ آدم علیہ السلام کہ "وہ آنے والا ہے"

عن كعب الأحبار: أن الله تعالى أنزل على آدم عصيا بعدد الأنبياء، والمرسلين، ثم أقبل على ابنه شيث، فقال: أي بني! أنت خليفتي من بعدي، فخذها بعمارة التقوى أو العروة الوثقى، وكلما ذكرت الله تعالى، فاذكر إلى جنبه اسم محمد، فإني رأيت اسمه مكتوبا على ساق العرش، وأنا بين الروح والطين، ثم إني طفت السموات، فلم أر في السماء موضعا إلا رأيت اسم محمد مكتوبا عليه، وإن ربي أسكنني الجنة، فلم أر في الجنة قصرا ولا غرفة إلا رأيت اسم محمد مكتوبا عليه، ولقد رأيت اسم محمد مكتوبا على نحور الحور العين، وعلى ورق قصب آجام الجنة، وعلى ورق شجرة طوبى، وعلى ورق سدرة المنتهى، وعلى أطراف الحجب، وبين أعين الملائكة، فأكثر ذكره، فإن الملائكة تذكره في كل ساعاتها.

ترجمہ: حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر تمام انبیاء و مرسلین کی تعداد کے برابر لاٹھیاں نازل فرمائیں۔ پھر وہ اپنے بیٹے شیث کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے بیٹے! میرے بعد تو میرا خلیفہ ہے۔ ان کو تقویٰ اور عروہ وثقیٰ کے ذریعے پکڑلے۔ جب بھی تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ساتھ ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی لینا۔ میں نے اس وقت عرش کے پائے پر ان کا نام لکھا دیکھا تھا جب میں روح اور مٹی کے درمیان تھا۔ پھر میں نے آسمانوں کا چکر لگایا تو ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں محمد ﷺ کا نام نہ لکھا ہو۔ میرے رب نے مجھے جنت میں بسایا تو میں نے جنت میں کوئی محل یا کوئی کمرہ نہیں دیکھا جہاں محمد ﷺ کا نام نہ لکھا ہو۔ میں نے محمد ﷺ کا نام جنت کی حوروں کے گلوں پر لکھا دیکھا، جنت کے محلات کی اینٹوں پر، طوبیٰ کے درختوں کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، نور کے پردوں کے اطراف پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسے لکھا دیکھا۔ تو ان کا ذکر کثرت سے کیا کرنا، کیونکہ فرشتے بھی ہر وقت آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔

(تاریخ دمشق، جلد 23، صفحہ: 280 / الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ: 52)

بس احد سی یا احمد سی ایہہ کل پسارا کل بنیا — یاراں دیاں گلاں یار جانن آدم تے پیارا کل بنیا

ایہہ گلاں نے کن توں پہلے دیاں کن دا تے اشارہ کل بنیا

حضرات گرامی قدر! پتہ چلا کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ بیٹا اس محمد ﷺ کا ذکر کرتے رہنا، کیونکہ "وہ آنے والا ہے"۔ اب آیئے اللہ کے ایک نبی ہیں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام، جن کو جدالانبیاء بھی کہا جاتا ہے اور خلیل اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا ذکر سنیئے۔

حضرت ابرہیم علیہ السلام کا نعرہ "وہ آنے والا ہے"

حضرت سیدنا جدالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو تعمیرِ کعبہ کا حکم ہوا، دونوں باپ اور بیٹے نے تعمیر کعبہ کر دی، ابھی تک حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس پتھر سے نیچے نہیں اترے جس پتھر کے اوپر کھڑے ہو کر کعبۃ اللہ شریف کو تعمیر کیا، اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: کہ اے میرے پیارے خلیل! مجھ سے مانگو، مزدوری مانگو، جو مانگو گے میں وہی عطا کر دوں گا۔ یہاں سے اس بات کا بھی پتہ چلا کہ مزدور کو مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دی جائے، اب جو لوگ مزدوری کروا لیتے ہیں اور مزدوروں کو کئی کئی دنوں تک، بلکہ کئی کئی ماہ تک پریشان رکھتے ہیں مزدوری ادا نہ کر کے، قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے؟ اس لیے مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دینی چاہیے۔

اب ابراہیم علیہ السلام نے مزدوری کیا مانگی اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سے کیا جواب آیا۔ سنیئے اللہ کا قرآن اور اپنا ایمان تازہ کیجئے:

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ یُزَكِّیۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ سورہ البقرہ: 129

ترجمہ: اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مزدوری مانگتے ہیں اے پروردگار! اور کچھ نہیں مانگتا بس "وہ آنے والا ہے" تو اس رسول ﷺ کو میری جھولی میں ڈال دے، یعنی میری اور میرے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے کائنات میں بھیجنا۔ آوازِ قدرت آئی اے ابراہیم! جو مانگ لیا ہم نے دے دیا۔

سرکار نے جس وقت کہا مانگ ارے مانگ میں تو سرکار سے سرکار کو مانگوں گا نیازی
دیتا ہے کرم ان کا صدا مانگ ارے مانگ رحمت کا ہے دروازہ کھلا مانگ ارے مانگ

حضرت روح الامین کا نعرہ "وہ آنے والا ہے"

ابن سعد رحمہ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ جب اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی بیوی ہاجرہ کے رخصت کرنے کے لئے حکم فرمایا۔ تو حضرت ابراہیم براق (تیز رفتار سواری) پر سوار ہوئے۔ جب آپ کا گزر نرم وشاداب علاقہ پر ہوتا تو فرماتے اے جبریل! یہاں اتروں؟ مگر جبریل امین منع کرتے رہے حتی کہ مکہ آ گئے۔ اب جبریل نے کہا سیدنا ابراہیم علیہ السلام یہاں پر اتر جائیے۔ آپ نے کہا اس مقام پر نہ دودھ دینے والے جانور ہیں اور نہ کھیتی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یہاں اتر جائیں۔ اسی جگہ اللہ رب العزت آپ کے فرزند کی نسل سے اس نبی امی کو مبعوث فرمائے گا جس کے ذریعہ کلمہ دین حق کی تشریح و تکمیل فرمائے گا۔ یعنی جبریل امین (روح الامین) کا نعرہ بھی یہی ہے کہ "وہ آنے والا ہے"۔

(الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ 57)

اب سنیئے حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کو بھی خوشخبری سنائی گئی۔

محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا اپنے فرزند حضرت سیدنا

اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ باہر نکلیں تو کسی شخص نے ان سے کہا: اے ہاجرہ! تمہارا یہ فرزند کثیر خاندانوں کا باپ ہے اور انہیں کی نسل سے نبی امی ﷺ پیدا ہوں گے جو حرم کے بسانے والے ہوں گے۔ یعنی نعرہ یہی لگایا گیا کہ "وہ آنے والا ہے"

محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی مروی ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ میں تمہاری نسل سے بادشاہ اور انبیاء پیدا کروں گا اور اس نبی امی ﷺ کو مبعوث فرماؤں گا جس کی اُمت بیت المقدس کے ہیکل کو مسجد بنائے گی وہ نبی خاتم الانبیاء ہوگا اور اس کا نام نامی احمد ﷺ ہے۔ نعرہ یہی کہ "وہ آنے والا ہے"

(الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ: 58)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نعرہ "وہ آنے والا ہے"

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب معد بن عدنان کی اولاد چالیس مردوں پر پہنچی تو وہ حضرت موسی علیہ السلام کی فوج پر حملہ آور ہوئے اور ان میں لوٹ مار مچادی۔ اس موقع پر حضرت موسی نے بددعا کی۔ اللہ رب العزت نے بذریعہ وحی فرمایا: اے موسیٰ! ان کے لئے بددعا نہ کرو۔ اس لئے کہ ان لوگوں کی نسل سے نبی امی بشیر و نذیر نبی ﷺ پیدا ہوں گے۔ نیز ان میں اُمت محمد یہ پیدا ہوگی۔ یہ لوگ خدا کے تھوڑے رزق پر راضی ہوں گے اور خدا ان کے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا اور وہ امت لاالہ الااللہ کہتی ہوئی داخل فردوس ہوگی۔ ان کے نبی محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ جو اپنی وضع قطع میں متواضع ہوں گے۔ ان کا سکوت، حکمت و دانائی کی وجہ سے ہوگا۔ ان کی گفتگو حکمت و دقائق پر مبنی ہوگی، علم اور سنجیدگی ان کی خصلت ہوگی۔ میں اہل قریش کے بہترین گھرانے میں ان کو پیدا کروں گا وہ قریش کے منتخب روزگار فرد ہوں گے۔ تو وہ بہتر ہیں اور بہتر لوگوں کی طرف مبعوث ہیں اور ان کے متبعین اچھائی اور خیر کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ یعنی نعرہ یہی کہ "وہ آنے والا ہے"

(الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ: 58)

آکھیں سوہنے نوں ہوائے نی جے تیرا گزر ہووے　　میں مر کے وی نہیں مردا جے تیری نظر ہووے
دیوانیو! بیٹھے رہو محفل نوں سجا کے تے　　شاید میرے آقا دا، ایتھوں دی گزر ہووے

حضرات گرامی قدر! اللہ رب العزت کے ایک نبی ہیں حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام انہوں نے بھی یہی اعلان کیا کہ "وہ آنے والا ہے" آیئے! ان کا ذکر سماعت کیجئے:

حضرت دانیال علیہ السلام کا نعرہ "وہ آنے والا ہے"

حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ اور وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ بخت نصر نے بہت برا خواب دیکھا جس کے ڈر سے وہ لرز اٹھا مگر بیدار ہونے کے بعد خواب کو بھول گیا۔ اس نے کاہنوں اور جادو گروں کو بلایا اور اثرات خواب کو بیان کیا اور تعبیر چاہی۔ انہوں نے کہا خواب بیان کرو۔ بخت نصر نے کہا خواب تو یاد نہیں رہا۔ انہوں نے کہا جب تک خواب ہمارے سامنے نہ ہو تعبیر کہاں سے ہو گی۔ بخت نصر پریشان ہو گیا کہ اب کیا کیا جائے؟

پھس گئی جان شکنجے اندر جیوں ویلنے وچ گنا　　رہو نوں آکھو آج رہ محمد اج رہوے تے مناں

کسی نے کہا کہ اللہ کے نبی ہیں حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام ان کو بلاؤ وہ بھولے ہوئے خواب کی تعبیر کر سکتے ہیں۔ پھر بخت نصر نے حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام کو بلایا اور سارے حالات بیان کئے۔ حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام نے فرمایا: اے بخت نصر! تم نے خواب میں بہت بڑے بت کو دیکھا ہے، جس کے پاؤں زمین میں ہیں اور سر آسمان میں اس کے اوپر کا حصہ سونے کا ہے اور درمیانی حصہ چاندی کا اور اس کا نچلا دھڑ تانے کا اور اس کی پنڈلیاں لوہے کی اور اس کے پاؤں کھنکھناتی مٹی کے ہیں اسی دوران تم اس کو دیکھ کر اس کے حسن و جمال اور کاری گری پر حیرت کر رہے تھے۔

اس صورت تے عاشق ہونا نہیں تیری دانائی　　عاشق ہو اس کاریگر تے جس اے شکل بنائی

حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام نے فرمایا: اللہ ﷻ نے آسمان سے پتھر پھینکا جو اس بت کے سر کے وسط پر گرا اور وہ سر تا پا ریزہ ریزہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس کا سونا، چاندی، تانبہ، لوہا اور مٹی ریزہ ریزہ ہو گئے اور تم نے خیال کیا کہ اگر روئے زمین کے تمام جن وانس مل کر بھی اس ذرات کو علیحدہ علیحدہ کرنا چاہیں تو نہ کر سکیں، اور اس بات پر قادر نہ ہوں کہ ان کو الگ کر دیں اور تم کو اس بات کا خطرہ درپیش تھا اور تم ڈر رہے تھے کہ اگر ہوا چلے گی تو اسے اڑا لے جائے گی، اور تم نے اس پتھر کو دیکھا جو اس پر مارا گیا تھا کہ وہ بڑھتا، پھیلتا اور ہمہ گیر ہوتا جا رہا ہے، یہاں تک کہ اس نے تمام روئے زمین کو گھیر لیا ہے۔ اس وقت تمہیں اس پتھر اور آسمان کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ بخت نصر نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: میں نے یہی خواب میں دیکھا ہے۔ تو اب اس کی تعبیر کیا ہے؟ حضرت سیدنا دانیال علیہ السلام نے جواب دیا، فرمایا: بت تو وہ مختلف امتیں ہیں جو ابتداء وسط اور آخر زمانوں سے متعلق ہیں اور وہ پتھر جس سے اس بت کو پاش پاش کیا گیا ہے وہ اللہ رب العزت کا

دین ہے، جس کے ذریعہ آخر زمانہ میں تمام امتوں کو ختم کیا جائے گا تاکہ اللہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب فرمادے۔ اس کے لئے اللہ رب العزت عرب سے نبی امی ﷺ کو مبعوث فرمائے گا، "وہ آنے والا ہے" اور اس کے ذریعہ ساری امتوں اور تمام دینوں کو منسوخ کرے گا۔ جیسا کہ تم نے خواب میں دیکھا کہ اوپر سے گرنے والے پتھر نے بت کے ہر حصہ کو پامال کر دیا ہے، اور وہ دین تمام ادیان پر غالب ہو گا جس طرح کہ تم نے پتھر کو تمام روئے زمین پر غالب اور پوری فضا پر محیط دیکھا ہے۔

(الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ :102)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نعرہ "وہ آنے والا ہے"

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے ایک دن اپنے تمام حواریوں کو بلایا اور بلا کر فرمایا: اے میرے حواریو! آج محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ تم سب سامعین ہو اور میں (حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) خطیب ہوں۔ آج کا خطاب انتہائی اہم ہے، آج کا خطاب بہت قیمتی ہے، آج کا خطاب بہت ضروری ہے، توجہ سے سماعت کریں۔ حواری عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے نبی! ہم آپ کا خطاب توجہ سے سماعت کریں گے آپ حکم فرمائیں۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے جو خطاب فرمایا اللہ رب العزت نے اس خطاب کو قرآن مجید میں محفوظ فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ سورہ صف: 6

ترجمہ: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل والو! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کے آیا ہوں، اور جو کتاب مجھ سے پہلے نازل کی گئی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور تم کو ایک نئی اور دلچسپ خبر سناتا ہوں، فرمایا سنو! میں تمہیں خوشخبری سناتا ہوں، میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں ایک رسول کی۔ "وہ آنے والا ہے" وہ رسول میرے بعد جلوہ گری فرمانے والا ہے۔ یاد رکھنا اس کا نامِ نامی اسمِ گرامی "احمد" ہو گا۔

حضرت بابا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو بکر بن عبد اللہ بن ابو الجہم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو طالب سے حضرت عبد المطلب کو خواب بیان کرتے سنا۔ عبد المطلب نے کہا جب میں حجر اسود کے قریب سو رہا تھا تب ایک خواب دیکھا۔ جس کی وجہ سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا،

عدل کریں تاں تھر تھر کمبن اچیاں شاناں والے
فضل کریں تاں بخشے جاون میں جیئے وی منہ کالے

فرماتے ہیں کہ میں بہت بے چینی محسوس کرنے لگا۔ میں ایک قریشی کاہن کے پاس آیا اور اس سے کہا۔ میں نے آج خواب دیکھا ہے کہ ایک درخت اس طرح کھڑا ہے کہ اس کی اونچائی آسمانوں تک ہے، اس کی شاخیں مشرق و مغرب تک پھیلی ہوئی ہیں، اس کی روشنی آفتاب سے ستر گنا زیادہ ہے، اس کے سامنے عرب و عجم کو میں نے سجدہ ریز دیکھا، اور میں دیکھ رہا تھا کہ وہ درخت کی عظمت، نور اور بلندی میں ہر آن اضافہ ہو رہا ہے، ایک لمحہ وہ چھپتا ہے اور دوسرے لمحے ظاہر ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک جماعت قریش اس کی شاخوں سے چمٹ گئی ہے، اور دوسری جماعت اس کے کاٹنے میں کوشاں ہے۔ یہاں تک کہ یہ جماعت اس کو کاٹنے کے قوی ارادہ سے درخت کے قریب پہنچی ہی تھی کہ مجھے ایک خوب رو حسین و جمیل اور لطافت و خوشبو سے معطر شخص کہ اس کو دیکھنے سے پہلے میں ایسے شخص کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا، نظر آیا۔ یہ خوب رو جوان اس جماعت کے لوگوں کی کمریں توڑتا اور آنکھیں نکالتا رہا۔ پھر میں نے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر اس درخت سے کچھ لوں، مگر کامیاب نہ ہوا۔

ہکناں نوں رب ایناں دیوے بس بس کرن زبانوں
ہکناں دا اوہ نشان مکاوے خالی جان جہانوں

میں نے دریافت کیا اس درخت سے کون لوگ پھل لے سکیں گے؟ جواب ملا صرف وہ لوگ جو مضبوطی سے چمٹے ہوئے ہیں، حضرت بابا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کہ کاہن کو خواب سنانے کے بعد میری نظر اس کے چہرے پر ٹھہری تو میں نے دیکھا اس کا چہرہ فق ہو گیا، چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا ہے، جسم پر کپکپی طاری ہے، اور سر سے پاؤں تک پسینہ ہی پسینہ ہے۔ پھر کاہن نے تعبیر کرتے ہوئے کہا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہاری پشت سے ایک ایسا فرزند پیدا ہو گا جو مشرق و مغرب کا مالک ہو گا، اور ایک مخلوق اس کی خوبیوں کو دیکھ

کر اس سے وابستہ ہو جائے گی۔ کاہن نے کہا: بابا جی "وہ آنے والا ہے" اس کے بعد حضرت بابا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے ابو طالب سے کہا: شاید وہ فرزند یعنی میرے خواب کی تعبیر تم ہی ہو۔ ابو طالب اس بات کو اکثر بیان کرتے تھے۔ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد کہتے "خدا کی قسم! وہ درخت یقیناً حضرت ابو القاسم الامین ہیں۔

(الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ: 133 / معارج النبوت، جلد اول، صفحہ: 716)

حضرت سیدنا سلمان فارسی اور تلاشِ حق

رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی ہیں جن کو لوگ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتے ہیں۔ فارس کے رہنے والے تھے، غریب نہیں تھے، مالدار تھے، مزدور نہیں تھے، زمیندار تھے، لیکن جب حضرت عشق آتا ہے، اپنا آپ منواتا ہے،

عشق لگا کھیڈاں کھیڈ دی نوں، کھیڈاں بھلدیاں بھلدیاں بھل گئیاں
میڈھی کیتی عطرے گلاباں والی، اوہنوں ویکھدیاں ویکھدیاں کھل گئیاں
کجل پایا سی یار دے ویکھنے لئی، ہنجو ڈلدیاں ڈلدیاں ڈل گئیاں
علی حیدر شاہ کلی میں نہیں رلدی، کئی سوہنیاں رلدیاں رل گئیاں

ایک دن آپ کے والد نے کہا کہ اے بیٹا سلمان! جی اباجان، کہا کہ جاؤ کھیتوں میں ملازموں کو کچھ سامان دے کر جلدی واپس آجانا، جی ٹھیک ہے اباجان، میں جلدی واپس لوٹ آؤں گا۔ اب حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچپن ہے، کھیتوں میں گئے ملازمین کو سامان تھمایا اور واپس لوٹ رہے ہیں کہ راستے میں عیسائیوں کا ایک کلیسا دیکھا جس میں عیسائی عبادت کر رہے تھے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ تو بہت خوبصورت طریقے سے عبادت کر رہے ہیں۔ بہت دیر تک دیکھتے رہے اور بہت متاثر ہوئے۔ جب خیال آیا تو جلدی سے گھر تشریف لے گئے۔ گھر پہنچے تو باپ نے پوچھا کہ اے سلمان! میں نے کہا تھا کہ جلدی واپس لوٹ آنا اور تو نے بہت دیر کر دی؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اباجان! کھیتوں سے تو میں بہت جلد واپس لوٹ رہا تھا لیکن راستے میں ایک کلیسا دیکھا تو اس میں عیسائی عبادت کر رہے تھے مجھے ان کا طریقہ بہت پسند آیا۔ اور اس بات پر حیرت بھی ہوئی کہ وہ تو خدا تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں اور ہم آگ کی عبادت کرتے ہیں۔ حالانکہ آگ خود جلاتے ہیں، اور وہ بجھ بھی جاتی ہے

جبکہ عیسائی اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلارہاہے، وہی خدا ہے

دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آرہاہے، وہی خدا ہے

کسی کو عزت و قار بخشے، کسی ذلت خوار بخشے

جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگارہاہے، وہی خدا ہے

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا: اے سلمان! کان کھول کر سن لو آج کے بعد خبر دار! اس کلیسا میں نہیں جانا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، اباجان اب تو دل دے چکا ہوں، عشق کی بازی ہار چکا ہوں، باپ نے کہا میں تجھے ماروں گا اور بہت ماروں گا۔ سلمان کہتے ہیں:

مارو، مارو، تے مار مکاؤ، میں عذر نہ پیش لیاواں

جے سوہنا میرے دکھ وچ راضی تے میں سکھ نوں چلے پاواں

باپ نے مارنا شروع کیا، بہت مارا، بہت مارا، پھر پوچھا اے سلمان! بتا پہلے والا دین رکھے گا یا عیسائیت والا دین رکھے گا؟ کہا اب تو سر خدا کے سامنے جھکا ہے کسی غیر کے سامنے کیسے جھک سکتا ہے۔

عاشق ہوویں تے عشق کماویں، دل رکھیں وانگ پہاڑاں ہُو

لکھ لکھ بدیاں ہزار الاہمے، تے کر جانیں باغ بہاراں ہو

منصور جیے سولی تے چڑھ گئے، جیہڑے واقف کل اسراراں ہو

سجدیوں سر نہ چاویں باہو، بھاویں کافر کہن ہزاراں ہُو

باپ نے سلمان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر کہا اب دیکھوں گا کہ کیسے عیسائیت رکھے گا۔ کچھ دن گزرے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ دوست ملنے آئے، ان کے ذریعے سے میں نے پتہ کروایا کہ عیسائی مذہب کے اصول (شریعت کا صحیح علم) کہاں ملیں گے؟ توانہوں نے بتایا کہ ملک شام میں ملیں گے۔ میں نے ان عیسائیوں کو پیغام بھیجا کہ جب کوئی قافلہ ملک شام جائے تو مجھے اطلاع کر دیں۔ چند دن بعد ایک تجارتی قافلہ شام کی طرف روانہ ہونے لگا تو مجھے اطلاع کی گئی۔ میں نے اپنے پاؤں کی بیڑیاں توڑ دیں اور اس قافلہ کے ساتھ چلتے چلتے ملک شام پہنچا۔ وہاں ایک راہب سے ملا، اسی راہب کے پاس رہا، جب اس کا آخری وقت قریب آیا تو میں نے کہا کہ اے راہب! اب تیرا تو آخری وقت آگیا ہے مجھے بتا کہ میں تلاشِ حق کی خاطر کہاں جاؤں؟

جبکہ عیسائی اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آرہا ہے، وہی خدا ہے
کسی کو عزت و وقار بخشے، کسی ذلت خوار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خدا ہے

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا: اے سلمان! کان کھول کر سن لو آج کے بعد خبر دار! اس کلیسا میں نہیں جانا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، اباجان اب تو دل دے چکا ہوں، عشق کی بازی ہار چکا ہوں، باپ نے کہا میں تجھے ماروں گا اور بہت ماروں گا۔

سلمان کہتے ہیں:

مارو، مارو، تے مار مکاؤ، میں عذر نہ پیش لیاواں
جے سوہنا میرے دکھ وچ راضی تے میں سکھ نوں چلھے پاواں

باپ نے مارنا شروع کیا، بہت مارا، بہت مارا، پھر پوچھا اے سلمان! بتا پہلے والا دین رکھے گا یا عیسائیت والا دین رکھے گا؟ کہا اب تو سر خدا کے سامنے جھکا ہے کسی غیر کے سامنے کیسے جھک سکتا ہے۔

عاشق ہوویں تے عشق کماویں، دل رکھیں وانگ پہاڑاں ہُو
لکھ لکھ بدیاں ہزار الاہمے، تے کر جانیں باغ بہاراں ہو
منصور جیے سولی تے چڑھ گئے، جیہڑے واقف کل اسراراں ہو
سجدیوں سر نہ چاویں باہو، بھاویں کافر کہن ہزاراں ہُو

باپ نے سلمان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر کہا اب دیکھوں گا کہ کیسے عیسائیت رکھے گا۔ کچھ دن گزرے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ دوست ملنے آئے، ان کے ذریعے سے میں نے پتہ کروایا کہ عیسائی مذہب کے اصول (شریعت کا صحیح علم) کہاں ملیں گے؟ تو انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں ملیں گے۔ میں نے ان عیسائیوں کو پیغام بھیجا کہ جب کوئی قافلہ ملک شام جائے تو مجھے اطلاع کر دیں۔ چند دن بعد ایک تجارتی قافلہ شام کی طرف روانہ ہونے لگا تو مجھے اطلاع کی گئی۔ میں نے اپنے پاؤں کی بیڑیاں توڑ دیں اور اس قافلہ کے ساتھ چلتے چلتے ملک شام پہنچا۔ وہاں ایک راہب سے ملا، اسی راہب کے پاس رہا، جب اس کا آخری وقت آگیا اور وہ مر گیا۔ اس کی جگہ ایک اور آدمی کو منتخب کیا گیا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں

نے کہا: اے راہب! اب تیرا تو آخری وقت چل رہا ہے، اور تو دنیا سے چلا جائے گا مجھے بتا کہ تلاشِ حق کی خاطر کہاں جاؤں؟ اس راہب نے کہا کہ اے بیٹے! موصل میں ایک راہب ہے جو بالکل میری طرح ہے۔ اس کے پاس چلا جا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں شام سے چلا موصل پہنچا اور اس راہب سے ملاقات کی، بتایا کہ مجھے ملک شام کے راہب نے بھیجا ہے، میں آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔ اس راہب نے مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دی۔ وقت گزرتا گیا بالآخر وہ وقت بھی آگیا جب اس راہب کا بھی آخری وقت تھا۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سے سے جوڑ سنگت دے ویکھے آخر وتھاں پئیاں

جنہاں باہجھ اک پل نہیں سی لنگھدا اوہ شکلاں یاد نہ رہیاں

دیکھئیے دی گل دکھیا جانے تے سکھیئے نوں کی خبراں

یار جنہاں دے موت نے مارے اوہ روندے تک تک قبراں

حضرت سلمان فرماتے ہیں: میں نے اس راہب سے کہا کہ آپ تو جارہے ہیں مجھے بتائیں کہ میری رہنمائی کون کرے گا؟ اس راہب نے کہا کہ اے بیٹے! نصیبین میں ایک راہب ہے جو تقویٰ اور طہارت کا بادشاہ ہے۔ تو وہاں چلا جا وہ تیری رہنمائی ٹھیک کرے گا اور مجھے امید ہے کہ تجھے تیرا مقصد مل جائے گا۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس راہب کا انتقال ہوا، اس کی تدفین کے بعد میں نصیبین پہنچا وہاں کے راہب سے ملاقات کی اور ساری داستان سنائی اور کہا کہ میں اب آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔ اس راہب نے مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس راہب کا بھی آخری وقت آگیا، میں نے کہا کہ اے راہب! میری رہنمائی کر میں کدھر جاؤں؟ اس راہب نے مجھے کہا کہ اور کسی کو میں نہیں جانتا لیکن ایک راہب ہے جس کو میں جانتا ہوں، اے بیٹے! تو وہاں چلا جا عموریہ میں وہ رہتا ہے۔ وہ تیری رہنمائی ٹھیک کرے گا اور تجھے تیرا مقصد مل جائے گا۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس راہب کی تدفین کے بعد میں وہاں سے چلا عموریہ پہنچا، راہب سے ملاقات ہوئی، ساری داستان سنائی اور کہا کہ اے راہب! اب میں آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔ اس راہب نے مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دی۔ یہاں رہ کر میں محنت مزدوری بھی کرتا تھا۔ اور میرے پاس بہت سی بھیڑیں، بکریاں اور گائیں ہو گئیں۔ وقت گزرتا گیا بالآخر وہ وقت بھی آگیا جب اس راہب نے بھی دارِ فنا سے دارِ بقاء کی جانب روانہ ہونا تھا۔ فرماتے ہیں: میں نے اس راہب سے کہا کہ اے راہب! میں فارس سے چلا شام آیا، شام

سے چلا موصل پہنچا، موصل سے چلا نصیبین پہنچا، نصیبین سے چلا عموریہ پہنچا۔ اب مجھے بتا میں کہاں جاؤں؟ میری منزل کہاں ہے؟ میری رہنمائی کون کرے گا؟

راہب نے کہا "وہ آنے والا ہے"

اس راہب نے کہا: اے میرے بیٹے سلمان! اب میں کسی راہب کو نہیں جانتا جو تیری رہنمائی کر سکے۔ ہاں ایک بات ہے جو بڑی اہم ہے، ایسی بات جو میں اب تک چھپائے پھرتا تھا، آج وہ بات میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ سنو اور غور سے سنو! عنقریب مکہ مکرمہ میں ایک نبی تشریف لانے والا ہے۔ "وہ آنے والا ہے"۔ وہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسے شہر میں جائے گا جہاں کھجوروں کے باغات ہوں گے۔ جہاں کی سرزمین معطر ہو گی۔ جس شہر کو یثرب کہتے ہیں اسی شہر میں ہجرت فرما کر تشریف لائیں گے۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اے راہب! بتا اس نبی کی نشانیاں کیا ہیں؟ راہب کہتا ہے۔ وہ نبی ایسا ہو گا کہ وہ صدقہ قبول نہیں کرے گا اور ہدیہ (تحفہ) قبول کرے گا۔ اور اس نبی کی پشت پر درمیان میں مہرِ نبوت ہو گی۔ حسانِ پاکستان الحاج محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

کس کم اکھیاں دا چانن جے دل وچ ہون ہنیرے
مر دملدا ای مینوں ٹاواں ٹاواں ایتھے جوگی پھرن بتیرے
میری عمر دی کل کمائی شہر مدینے دیاں گلیاں دے پھیرے
یار ظہوری تینوں ملسی کدی دے آواز سویرے

سوئے بطحا لیئے جاتی ہے ہوائے بطحا

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عموریہ کے اس راہب کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس کی تدفین کے بعد بنی کلب قبیلے کا ایک قافلہ سوئے حجاز جا رہا تھا۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قافلے والوں سے کہا کہ میری تمام بھیڑ، بکریاں اور گائیں تم لے لینا اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے سوئے حجاز لیتے جاؤ۔ قافلے والوں نے کہا ٹھیک ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قافلے کے ساتھ چلے جا رہے ہیں، وادئ عشق کی جانب یہ قافلہ رواں ہے، اور عاشق اپنے عشق و مستی میں جھومتا جا رہا ہے، اور زبانِ حال سے یہی ترانہ الاپتا جا رہا ہے۔

ایسا نقش پکے دلبر تیرا، مونہوں بولاں تے سامنے توں ہوویں
اکھ میٹاں تے ہوواں کول تیرے، اکھ کھولاں تے سامنے توں ہوویں
ایہہ ڈاڈھیاں اوکھیاں راہوں نے، میں ٹرپئی تیرے سہارے تے
میرا خیال رکھیں ہر منزل تے، جدوں ڈولاں تے سامنے توں ہوویں

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: چلتے چلتے وہ مقام آیا جہاں کھجوروں کے باغات تھے، تو مجھے محسوس ہوا کہ یہی وہ مقام ہے جو نبی آخر الزماں ﷺ کی ہجرت گاہ ہے۔ فرماتے ہیں وہاں پہنچ کر قافلے والوں نے مجھ پر بہت تشدد کیا اور مجھے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا۔ میں اس یہودی کے پاس رہنے لگا۔ کچھ دنوں کے بعد اس یہودی کا ایک رشتہ دار ملنے آیا، تو اس یہودی نے مجھے اس کے ہاتھ بیچ دیا۔

بیچ دے خود کو نبی کے نام پر ایسے سودے میں خسارہ کچھ نہیں
ان پہ جو وارا انہی کی دین تھی میں پشیماں ہوں کہ وارا کچھ نہیں

اب یہ یہودی مجھے اپنے ساتھ لے کر چلا، تو جہاں لے گیا وہ جگہ کھجوروں کے باغات والی، اور جو جو علامات عموریہ کے پیشوا نے بتائی تھیں وہ علامات وہاں میں نے دیکھیں اور دیکھتے ہی پہچان گیا،

سوئے بطحا لیئے جاتی ہے ہوائے بطحا بوئے دنیا مجھے گمراہ نہ کر جانے دے
موت پر میری شہیدوں کو بھی رشک آئے گا اپنے قدموں سے لپٹ کر مجھے مت جانے دے
اپنی رحمت کے سمندر میں اتر جانے دے بے ٹھکانہ ہوں ازل سے مجھے گھر جانے دے

اب شکر خدایا کہ مدینہ منورہ میں رہنا نصیب ہو گیا۔ اب صبح ہوتی ہے مدینہ منورہ میں، شام ہوتی ہے مدینہ منورہ میں، دم مدینہ منورہ میں، رات مدینہ منورہ میں۔

وہ آگیا جس کا صدیوں سے انتظار تھا

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وقت گزرنے لگا مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرما دیا تھا۔ اب میں ہجرت کے انتظار میں تھا۔ وہ وقت بھی آگیا جب رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر قباء شریف میں جلوہ گر ہوئے۔ فرماتے ہیں میں اپنے یہودی آقا کے باغ میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں اتار رہا تھا کہ میرے یہودی مالک کا چچا زاد آیا اور کہنے لگا کہ اے فلاں! عجیب بات ہے کہ مکہ سے ایک مسافر آیا ہے اور لوگ اس کے پاس جمع ہو کر گمان کرتے ہیں کہ وہ نبی ہے۔ جب میرے کانوں نے

یہ خبر سنی تو فوراً درخت سے نیچے اترا اور کہا کہ یہ تو بہت عجیب خبر ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرے مالک نے مجھے تھپڑ مارا اور کہا کہ اپنے کام سے کام رکھ۔ لیکن میں یہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا کہ اس خبر کی تصدیق کرنے میں حرج ہی کیا ہے؟ فرماتے ہیں میں نے چند کھجوریں لیں اور قباء شریف کی جانب چل پڑا۔ راستے میں ایک عورت ملی، میں نے اس عورت سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا، اس عورت نے کہا کہ ہمارے گھر والے تو سب مسلمان ہوگئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے بھی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے چل، اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مجھے پہنچایا۔

آقا ﷺ کے قدموں میں غلام آگیا ہے

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، سلام کا نذرانہ پیش کیا:

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام
رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام
میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

آقا ﷺ کے قدموں میں غلام آگیا ہے، سلام عرض کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں! یارسول اللہ ﷺ! آپ اور آپ کے اصحاب بہت لمبا سفر طے کر کے آئے ہیں بھوک لگی ہوگی، یہ میرے پاس کچھ کھجوریں ہیں لیکن صدقہ کی ہیں، آپ انہیں قبول فرمائیں اور تناول فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ کھجوریں لیں اور فوراً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دے دیں اور فرمایا کہ میں محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتا۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نشانی تو میں نے دیکھ لی، اور ابھی تک دو نشانیاں باقی ہیں۔ لیکن دل تسلیم کر رہا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کے بارے میں عموریہ کے پیشوا نے کہا تھا "وہ آنے والا ہے" لیکن آج دل تسلیم کر رہا ہے کہ وہ آگیا ہے۔

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو، سب عیدیں مناؤ حضور آگئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو، خبر یہ سناؤ حضور آگئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا، وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلاہو ارے بادشاہو، نگاہیں جھکاؤ حضور آگئے ہیں
ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا، اجالا اجالا سویرا سویرا

حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی، میرے گھر میں آؤ حضور آ گئے ہیں
ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے، فضاؤں میں نغمات صل علیٰ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے، غلامو سجاؤ حضور آ گئے ہیں
کہاں میں ظہوری کہاں ان کی باتیں، کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں پر بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ، یہی کہتے جاؤ حضور آ گئے ہیں

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کیا

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں اگلے دن بھی کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج میں آپ کیلئے کچھ کھجوریں بطور ہدیہ لے کر حاضر ہوا ہوں، کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں صدقہ نہیں کھاتا م۔ اس لیے آپ ہدیہ قبول فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدیہ کی کھجوریں قبول فرمائیں، خود بھی کھائیں اور اپنے اصحاب کو بھی کھلائیں۔ آج دوسری نشانی بھی دیکھ لی۔ اور اب تیسری اور آخری نشانی باقی تھی مہرِ نبوت دیکھنا۔

مہرِ نبوت کی زیارت کرنا

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ میں شرکت فرما رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر ایک چادر پہنی ہوئی تھی، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا کہ شاید مجھے مہرِ نبوت کی زیارت ہو جائے۔ میرا ارد گرد چکر لگانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر مبارک اتاری اور مجھے فرمایا کہ اے سلمان! دیکھ لو مہر نبوت، فرماتے ہیں کہ میں نے وہ مہر نبوت دیکھی تو یقین آگیا کہ اب تک سبھی کہتے رہے کہ "وہ آنے والا ہے" لیکن اب وہ آ چکا ہے۔

آیا کملی والا، آیا کملی والا ـــ جس کی آمد سے لگا ظلمت کے منہ پر تالا
ناز کر اپنے مقدر پر حلیمہ ناز کر ـــ تیری گودی کو خدا نے نور سے بھر ڈالا
دی خبر آمنہ کو حضرت جبریل نے ـــ تیرے گھر نبیوں کا ہے سلطان آنے والا
دوستو! شامل ہیں جس بارات میں کل انبیاء ـــ ہاں اسی بارات کا دولہا ہے کملی والا

جھوم کر باغ بہاریں دے رہی تھیں یہ صدا آگیا لو آگیا کونین کا رکھوالا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان! میرے سامنے بیٹھو، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے میرے بارے میں جو کچھ راہبوں سے سنا اور پہلی کتابوں میں پڑھا مجھے سنا۔ میں نے سنانا شروع کیا، جو کچھ پڑھا تھا اور سنا تھا سب حضور ﷺ کی بارگاہ میں سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان! تو مکاتب (وہ غلام جس کا مالک کسی چیز کے بدلے آزاد کر دے) ہو جا۔

عرض کیا: آقا میں اپنے یہودی مالک سے پوچھوں گا۔

پھر سلمان فارسی کو آزاد کروایا

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودی سے پوچھا بتا مجھے آزاد کرنے کی کیا قیمت لے گا؟

یہودی نے کہا: تین سو پودے کھجوروں کے اور چالیس اوقیہ سونا۔

(پانچ اوقیہ کا وزن ساڑھے باون تولہ بنتا ہے۔ اس حساب سے چالیس اوقیہ سونا کا وزن چار سو بیس تولہ ہو گا)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین سو پودے لگانے کے لیے گڑھے کھودو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے تین سو گڑھے کھودے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے یداللہ والے ہاتھوں سے تین سو پودے لگائے۔ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونا پیش کیا۔ اس طرح حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی کی غلامی سے آزاد کروایا اور قیامت تک غلامی رسول ﷺ میں داخل فرمایا۔

(الخصائص الکبریٰ، جلد اول، صفحہ: 83 تا 89 / ضیاء النبی، جلد اول، صفحہ: 519 تا 524)

حضراتِ گرامی قدر! یوں میرے آقا و مولا حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ کے تذکرے ازل تا ابد جاری و ساری ہیں۔

اللہ رب العزت ہم سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مبلغین و مبلغات کے لیے تحفہ

بیانِ موضوع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل پیشین گوئیاں

وہ آنے والا ہے

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیہ

اور بھی اس طرح کے بیانات حاصل کرنے کے لیے ابھی وزٹ کریں!

www.brightislam.com